ایک غدار آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی پر پڑی۔

اس غدار بن غدار نے انگریزی حکومت کے زیر سایہ نبوت کا دعوی کر کے اعلان کیا: ''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔ اب جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے، جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں، یعنی ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔'' [تبلیغ رسالت 9/49]

مسلمانانِ برصغیر کی زبردست سیاسی جدوجہد کے نتیجے میں جعلی قادیانی نبوت کے مفادات اور خواہشات کے برخلاف ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کی آزادی عمل میں آئی، تو قادیانی اپنے آقاؤں کی زیرسرپرستی اس اسلامی ملک کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام نے عقیدۂ ختم نبوت کی پاسداری اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لیے متحد اور منظم ہو کر طویل و پرخلوص جدوجہد کی۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ 1974ء میں PPP کے دورِ حکومت میں قومی اسمبلی نے 17 روزہ طویل بحث و مباحثہ کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کے بعد جنرل ضیاء الحقؒ نے اس اقلیتی گروہ کو اسلامی شعائر کے اظہار سے بھی روک دیا، تو ان کے آقاؤں نے انہیں پاکستان سے بلا کر لندن میں مرکز فراہم کر دیا۔

جنرل ضیاء الحق نے انتخابی عمل کے لیے ایک حلف نامہ بھی پاس کرایا تھا، جس کے تحت قومی اسمبلی کے ہر مسلمان امیدوار کو قسم کھا کر بیان دینا پڑتا ہے: ''میں حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ عقیدہ ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہوں، اور قادیانیوں کے ربوی یا لاہوری فرقے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔''

CPEC کا معاہدہ مسلم لیگ (ن) کے لیے مہنگا پڑا، یا کوئی اور وجہ بنی، پاکستان میں بھاری مینڈیٹ والی مسلم لیگ حکومت کے خلاف کئی نادیدہ قوتیں سرگرم ہو گئیں۔ اس نازک صورت حال میں ''اللہ جانے'' اسلام دشمن ممالک کی رضامندی حاصل کرنے کے شوق نے ان کے اوسان خطا کر دیے، بغل میں چھری والے کسی ''دوست'' نے اگلے انتخابات میں مسلم لیگ کی ناؤ ڈبونے کی سازش کر لی، یا ''مسلم لیگ'' کے اندر کوئی ''کافرانہ سازش'' متحرک ہو گئی کہ انتخابی اصلاحات کے نام پر اس حلف نامے میں

''I swear'' کی جگہ ''I declare'' کے الفاظ ڈال کر ''حلف نامے'' کو ''اقرار نامہ'' بنانے کی مذموم کوشش کی گئی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بحث و تمحیص میں اس تبدیلی کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ درپردہ قادیانیوں کے لیے مسلمانوں کی سیٹ پر انتخاب لڑنے کی راہ ہموار کرنا ہے۔

امت محمدیہ کے لیے ''عقیدہ ختم نبوت'' انتہائی حساس معاملہ ہے۔ چنانچہ اسلامیانِ پاکستان اس سرکاری سازش پر انتہائی مشتعل ہو گئے۔ اب انہوں نے بجا طور پر اپنے جمہوری حقوق کا استعمال کرتے ہوئے دھرنا دیا اور حکومت کو یہ تبدیلی واپس لینے پر مجبور کر دیا۔

اس سنگین ترین معاملے کو صرف ''تصحیح عبارت'' پر ہرگز ختم نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اس زرین موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے سوچی سمجھی سازش کے پیچھے موجود خبیث ہاتھوں کو منظر عام پر لا کر سخت ترین سزا دینا بھی انتہائی ضروری ہے۔ تاکہ آئندہ بھی کوئی بدنیت کم از کم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نظریاتی وجغرافیائی حدود کے اندر اس قسم کی کافرانہ سازش کرنے کی جرأتِ رندانہ کا تصور بھی نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ حکمرانوں کو عقل، ایمان اور خلوص عطا فرمائے اور وطن عزیز کی حفاظت فرمائے۔ آمین

پانچویں صوبے کے عوام پر ناروا ٹیکسوں کا بوجھ

پیارے وطن کے پانچویں صوبے ''گلگت بلتستان'' کا نظام چلانے کے لیے عوام پر ٹیکس نافذ کیا گیا، تو عوام نے اپنے جمہوری حقوق کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے ہڑتال اور جلسے جلوسوں کا اہتمام شروع کیا۔ ہڑتال کی کال دینے والے لیڈروں کا کہنا ہے کہ ٹیکس کی مجوزہ مقدار ملک بھر میں نافذ مقدار سے زیادہ ہے۔

اگر ایسا ہے، تو مقامی حکومت کو چاہیے کہ عوام کے جیبوں پر ناروا بوجھ ڈالنے سے اجتناب کریں۔

دوسری طرف عوام کو بھی خوش دلی کے ساتھ ٹیکس دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے، کیونکہ یہ ثمرہ ہے ان کے دیرینہ مطالبے ''پانچویں صوبے'' کا۔ یہ حقیقت محتاج بیاں نہیں کہ وفاقی حکومت کسی بھی صوبے کے تمام اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ صوبائی حکومت چلانے کا خرچہ صوبے سے ہی حاصل کرنا لازمی ہے۔

جب ہم نے ایک مختصر آبادی میں صوبہ بنوایا ہے، تو ہمیں لازماً ایک گورنر، ایک وزیر اعلیٰ، درجنوں